بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶،ضلع گورداسپور(پنجاب) انڈیا Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 ر دسمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکرؓ کے قبول اسلام کی بعض باتیں مختلف زاویوں سے بیان کی گئی ہیں مگر واقعہ ایک ہی ہے۔ اسد الغابہ میں ذکر ملتا ہے کہ یمن میں ازد قبیلہ کے ایک بوڑھے شخص نے اپنے سچے علم کی روشنی میں حرم میں ایک نبی کے مبعوث ہونے اور اُس کے مددگار شخص کے پیٹ پر تِل، بائیں ران پر ایک علامت، بڑی عمر، پتلا جسم اور چند دیگر صفات کا حضرت ابو بکرؓ میں موجود ہونے کی نشاندہی کرتے ہوئے اُن کو خبر دار کیا کہ ہدایت سے انحراف نہ کرنا، مثالی و بہترین راستے کو مضبوطی سے تھام کر خدا کی طرف سے دیے گئے مال و دولت کے متعلق خدا سے ڈرتے رہنا۔ حضرت ابو بکرؓ نے واپس مکہ آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے دعویٰ کی تصدیق چاہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی یمن کے بوڑھے شخص سے ملاقات کا حوالہ دیا جس پر حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ کے ہاتھ پر گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔

ریاض النضرۃ میں بیان کیا گیا کہ حضرت اُمِّ سلمہؓ بیان فرماتی ہیں کہ قریش کے لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کو کہا کہ تمہارا یہ ساتھی دیوانہ ہو گیا ہے جو لوگوں کو توحید کی طرف بلاتا اور خود کو نبی کہتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں نے کبھی آنحضرت ﷺ کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا اور بغیر کسی توقف اور تردّد کے آپؐ کی بیعت کر کے آپؐ کی تصدیق کی اور اقرار کیا کہ آپؐ جو لے کر آئے وہ حق ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جسے بھی اسلام کی طرف بلایا اُس نے ٹھوکر کھائی اور انتظار کرتا رہا سوائے ابو بکرؓ کے۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت ابو بکرؓ کے قبول اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ایک جگہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے جب دعویٰ نبوت فرمایا تو اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے

ہوئے تھے واپس تشریف لائے تو آپ کی ایک لونڈی نے آپ سے کہا کہ آپ کا دوست تو (نعوذ باللہ) پاگل ہو گیاہے اور وہ عجیب عجیب باتیں کرتا ہے کہتا ہے کہ مجھ پر آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ اسی وقت اٹھے اور رسول اللہ ﷺ کے مکان پر پہنچے رسول کریم ﷺ نے پہلے کچھ تمہیدی طور پر بات کرنی چاہی مگر حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ نہیں نہیں آپ صرف یہ بتائیں کہ کیا یہ بات درست ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں درست ہے اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ اور پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دلائل بیان کرنے سے صرف اس لئے روکا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ میرا ایمان مشاہدہ پر ہو دلائل پر اس کی بنیاد نہ ہو کیونکہ آپ کو صادق اور راستباز تسلیم کرنے کے بعد کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ غرض جس بات کو مکہ والوں نے چھپایا تھا اسے حضرت ابو بکرؓ نے اپنے عمل سے واضح کر کے دکھادیا۔

اس کے بعد ابو بکرؓ نے ایسے نوجوانوں کو جمع کر کے جو حضرت ابو بکرؓ کی نیکی اور تقویٰ کے قائل تھے انہیں سمجھانا شروع کیا اور سات آدمی اور رسول کریم ﷺ پر ایمان لے آئے۔ یہ سب نوجوان تھے جن کی عمر 12 سال سے لے کر 25 سال تک تھی۔ حضرت ابو بکرؓ کو بڑے بڑے ابتلا آئے، جائیدادیں اور وطن چھوڑنا پڑا، عزیزوں کو قتل کرنا پڑا مگر اُن کے پایہ ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو صدیق کا خطاب دیا۔ اگر غور کیا جائے تو حضرت ابو بکرؓ کے صدق کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ کسی بھی شخص کو ممکن حد تک مجاہدہ کرنے، حتی المقدور دعا سے کام لینے اور ابو بکری فطرت کے رنگ میں رنگین ہوئے بغیر صدیقی کمالات حاصل نہیں ہوسکتے۔ حضرت ابو بکرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا مصدق ہونے کو اپنے افعال سے ثابت کر دکھایا، مرتے دم تک نبھایا اور بعد مرنے کے بھی ساتھ نہ چھوڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۂ رحمٰن کی آیت وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (اور جو بھی اپنے ربّ کے مقام سے ڈرتا ہے اُس کے لیے دو جنتیں ہیں) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کی مثال دیتے ہیں کہ سب سے زیادہ انہی کو دُکھ دیا گیا اور سب سے بڑھ کر وہی ستائے گئے تو سب سے پہلے تخت نبوت پر بھی وہی بٹھائے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہاں بھی انعام سے نوازتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اوّل مقرر کیا اور اگلے جہان میں تو ہے ہی جنت۔

مؤرخین کے نزدیک مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ علامہ احمد بن عبد اللہ لکھتے ہیں کہ پہلے بالغ عربی شخص جس نے اسلام قبول کر کے اُس کا اظہار کیا وہ حضرت ابو بکرؓ بن ابو قحافہ تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ابو بکرؓ وہی تو ہے جس نے غارِ ثور میں اپنے آپ کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتباع میں بالکل محو کر رکھا تھا اور وہ اُن سب لوگوں میں سے پہلا تھا جو رسولؐ پر ایمان لائے۔ یورپ کا مشہور مستشرق سپرنگر لکھتا ہے کہ ابوبکرؓ کا آغازِ اسلام میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خواہ دھوکا کھانے والے ہوں مگر دھوکا دینے والے ہرگز نہیں تھے۔ سر ولیم میور کو بھی سپرنگر کی اس رائے سے کلی اتفاق ہے۔

اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی محبت اور نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے ایک جماعت نے آپؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا یہاں تک کہ عشرہ مبشرہ میں سے پانچ صحابہ حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ نے آپؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اپنی کتاب سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھتے ہیں کہ یہ سب کے سب ایسے جلیل القدر اور عالی مرتبہ اصحاب نکلے کہ چوٹی کے صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں اور اُن دس صحابہ میں سے ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے جنت کی بشارت دی تھی اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت مقرّب صحابی اور مشیر شمار ہوتے تھے۔

کفار مکہ نے اسلام قبول کرنے والوں پر طرح طرح کے مظالم کیے۔ نہ صرف کمزور اور غلام مسلمان ہی ظلم و تشدد کا نشانہ بنے بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ بھی محفوظ نہ رہے۔ سیرت حلبیہ میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ قریش کا شیر کہلانے والے نوفل بن عدویہ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت طلحہؓ کو اسلام کا اظہار کرنے پر دونوں کو پکڑ کر ایک ہی رسی سے باندھ دیا۔ اسی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت طلحہؓ کو قرینین بھی کہتے ہیں یعنی دو ساتھی ملے ہوئے۔ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام کے حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے کپڑا آپؐ کی گردن میں ڈال کر آپؐ کا گلہ زور سے گھونٹا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ پہنچ گئے اور انہوں نے عقبہ کو دھکیل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹایا اور کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ کہ کیا تم محض اس لیے ایک شخص کو قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ مسجد حرام میں مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع ہوئی تو وہ پہنچے اور آپؓ نے کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ۔ کیا تم محض اس لیے ایک شخص کو قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے کھلے کھلے نشان لے کر آیا ہے۔ اس پر مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آپؓ کو مارنے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ آپؓ ہمارے پاس اس حالت میں آئے

کہ آپؓ اپنے بالوں کو ہاتھ لگاتے تو وہ آپؓ کے ہاتھ میں آجاتے اور آپؓ کہتے جاتے تھے کہ تَبَارَکْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کہ اے بزرگی اور عزت والے تو بابرکت ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: میرے ساتھ جس نے لڑائی کی مَیں نے اُسے مار گرایا مگر سب سے بہادر ابو بکرؓ ہیں۔ جنگ بدر میں حضرت ابو بکرؓ اپنی تلوار سونتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے کہ کوئی بھی مشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنے سے پہلے اُن سے مقابلہ کرے گا۔ پھر ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرنے والے قریش کے لوگوں کو حضرت ابو بکرؓ نے مار بھگایا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم حضرت ابو بکرؓ کی ایک گھڑی آلِ فرعون کے مومن کی زمین بھر کی نیکیوں سے بہتر ہے کیونکہ وہ شخص اپنے ایمان کو چھپاتا تھا اور یہ شخص یعنی حضرت ابو بکرؓ اپنے ایمان کا اعلان کرتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ چند دشمنوں نے نبی کریم ﷺ کو تنہا پا کر پکڑ لیا اور آپؐ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اُسے مروڑنا شروع کیا۔ قریب تھا کہ آپؐ کی جان نکل جائے کہ اتفاق سے ابو بکرؓ آئے اور آپؐ کو مشکل سے چھڑایا۔ اس پر ابو بکرؓ کو اس قدر مارا پیٹا کہ وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔

حضرت ابو بکرؓ نے جب اسلام قبول کیا تو اُن کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ آپؓ نے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور سات ایسے غلاموں کو آزاد کروایا جن کو اللہ کی وجہ سے تکلیف دی جاتی تھی۔ ان غلاموں میں حضرت بلالؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت زِنیرہؓ، حضرت نَھدیہؓ اور ان کی بیٹی، بنی مؤمل کی ایک لونڈی اور ام عبیس شامل تھے۔

حضرت زِنیرہؓ رومی اسلام میں سبقت لے جانے والی خواتین میں سے تھیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی بینائی چلی گئی۔ اس پر مشرکین نے کہا کہ لات اور عزیٰ نے انکار کرنے کی وجہ سے زِنیرہؓ کو اندھا کر دیا ہے اس پر حضرت زِنیرہؓ نے کافروں کہا کہ لات اور عزیٰ نے مجھے کیا اندھا کرنا تھا ان کو تو خود نظر نہیں آتا۔ یہ تو آسمان سے ہے اللہ کی مرضی میری نظر چلی گئی اور میرا رب میری بینائی لوٹانے پر قادر ہے۔ اگلے دن انہوں نے اس حالت میں صبح کی، رات سوئیں اگلے دن جب اٹھیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی بینائی لوٹا دی تھی۔ اس پر قریش نے کہا کہ یہ تو محمد کے جادو کی وجہ سے ہوا ہے۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے وہ تکالیف دیکھیں جو آپ کو پہنچائی جاتی تھیں تو آپ نے ان کو خریدا اور آزاد کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ذکر آئندہ بھی ان شاء اللہ چلے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ